

## 36617 - آیت ﴿فمن تعجل فی یومین﴾ کا معنی

### سوال

میرا سوال حج میں جلدی کرنے کے بارہ میں ہے کہ جلدی کرنے والا شخص بارہ تاریخ کو ہی کیوں سفر کر جاتا ہے اور تاخیر کرنے والا تیرہ تاریخ کو جاتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿فمن تعجل فی یومین﴾ اس طرح جلدی تو گیارہ تاریخ کو ہونی چاہیے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

آیت کا معنی یہ ہے کہ جو کوئی ایام تشریق کے دودنوں میں جلدی کرنا چاہے ، جو گیارہ اور بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کو بنتے ہیں ، تو اس طرح تعجیل یعنی جلدی بارہ تاریخ کو بنے گی ، لگتا ہے کہ سوال کرنے والے نے پہلا دن عید کا شمار کیا ہے اس لیے وہ یہ سوال کر رہا ہے ، اور ایسا سمجھنا غلط ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

میں اپنے بھائیوں حجاج کرام کو اس غلطی پر متنبہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بہت سارے حجاج کرام یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان :

**فمن تعجل فی یومین** کا معنی گیارہ تاریخ کو منی سے نکل جانے کو تعجیل شمار کرتے ہیں یعنی عید اور گیارہ تاریخ کو دو دن شمار کر لیتے ہیں ، حالانکہ معاملہ ایسے نہیں بلکہ انہوں نے غلط سمجھا ہے ، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور چند گنے چنے دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو جو کوئی بھی دودنوں میں جلدی کر لے اس پر کوئی گناہ نہیں﴾ ۔

اس آیت میں ایام معدودات یعنی چند گنے چنے ایام سے مراد ایام تشریق ہیں ، اور ایام تشریق کا پہلا دن گیارہ تاریخ کو بنتا ہے تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فرمان **فمن تعجل فی یومین** کا معنی یہ ہوگا کہ : جس نے بھی ایام تشریق کے دو دنوں میں جلدی کی جو کہ بارہ ذوالحجہ کا دن بنتا ہے اس پر کوئی گناہ نہیں لہذا انسان کو چاہیے کہ وہ اس مسئلہ کے بارہ میں مفہوم کو صحیح کرے تاکہ وہ غلطی کا مرتکب نہ ہو ۔ اھ



دیکھیں : فتاویٰ ارکان الاسلام صفحہ نمبر ( 566 ) -

واللہ اعلم